نورافشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

[illegible] [illegible]

[illegible] لودیانہ [illegible] اگست [illegible] قیمت فی پرچہ [illegible]

غزل

[illegible]

دیگر

[illegible]

نورافشاں

صنعت اور حرفت کاری

[illegible]

ملک بنگال میں شروع ہوئی ہے جہاں انگریزی علم کا چرچا سب سے اول اور سب سے زیادہ ترقی پر ہے اور چونکہ پنجاب میں بھی قریباً وہی ہوا چل رہی ہے تو ممکن ہے کہ یہاں پر بھی نوکریوں کا قحط بہت جلد نمودار ہو جاوے ابھی چھوٹی چھوٹی سرکاری نوکریاں مڈل کی پابندی پر موقوف ہوئی ہیں مگر بعض محکمہ جات کے طرز طریق نے ایسی صورت پکڑی ہے کہ جس سے ہر ایک محب قوم کے دل میں یہ خوف پیدا ہو سکتا ہے کہ کسی روز کو یہی نوکریاں بی۔ اے۔ والوں کو بھی بدقت نصیب ہونگی۔ دیکھئے پہلے رڑکی کالج میں داخل ہونے کے لئے انٹرنس پاس کرنا شرط تھا اب بی۔ اے۔ والوں کے سوا دوسرا کوئی وہاں لیا ہی نہیں جاتا اور یہی حالت اب انجنیئرنگ کالج کی ہو گئی ہے جہاں ایف۔ اے۔ کا پاس ہونا شرط ہو گیا ہے اور یہ بہر حال یہی ہونا تھا کیونکہ جس جگہ پاس شدوں کی تعداد روز بروز اس طرح بڑھتی جاوے اور پیداوار کا مقدار وہی ایک ہی رہے تو ممکن ہے کہ قحط سالی اس جگہ کو جلد آدباوے بشرطیکہ پرورش کا کوئی اور ذریعہ پیدا نہ ہو ویسا ہی ہم دیکھتے ہیں کہ اس ملک میں انگریزی خواندوں کی تعداد روز بروز بڑھتی جاتی ہے اور نوکری کی حالت ایک انار صد بیمار کیسی ہے تو نتیجہ اسکے آخر پڑھے فارسی بیچے تیل کا ایک کیونکر نہ ہوگا۔ اس عظیم قباحت کے روکنے کے لئے نہیں ضرور ہے کہ ہم اول علم کو برائے دنیا نوسی خیال کے بموجب صرف ذریعہ نوکری سمجھنا ترک کریں اور اسکی تحصیل محض دل کے روشن کرنے عقل کے وسیع کرنے اور خیالات کے درست کرنے اور ملک کو طرح طرح کے فوائد پہونچانے کی نونس سے حاصل کریں اور جب دنیا میں کچھ کام کئے اور عزت سے روٹی کمائے بغیر چارہ نہیں مگر کبھی چل ہی نہیں سکتی تو بہر حال کوئی نہ کوئی صورت گذارہ کی نکالنی چاہئے سو نوکری کو آئندہ تیخ پڑھنا چاہئے اور یک دل و یک جان ہو کر

آبائی ہنر و فنون سے اکتساب زندگی نہیں کریں تب بہت باندخیال ہے جس سے صرف ہمارا گذارہ آزادگی اور عزت سے چلیگا بلکہ اسی ذریعہ سے ہماری قوم کو طرح طرح کے فوائد بھی پہونچینگے ❊

آج تک ہمارے ملک میں حرفت و صنعت کاری ایک کمینہ کام سمجھا گیا ہے کیونکہ شریف قوم نکو اسکی طرف کبھی رجوع نہیں ہوا اور یہی ناقص سمجھ اور سستی کا نتیجہ ہے کہ جو روز بروز ہمارے تعلیم یافتہ نوجوانوں کو ایک ادنیٰ دفتری یا چپراسی کے درجہ سے بھی ذلیل کر دیا ہے ورنہ پیشتر زمانہ کبھی کمینہ نہیں ٹھہرا اور خاص اس روشنی کے زمانہ میں اسکو کمینہ سمجھنا ایک طرح کا خلل دماغی تصور ہوتا ہے کیونکہ جن ملکوں میں تعلیم یافتہ لوگوں نے دستکاری وغیرہ کے پیشے اختیار کئے ہیں انکی عزت نوکری پیشوں سے کچھ کم نہیں ہے بلکہ اکثر زیادہ پائی گئی ہے۔ سر رابرٹ پیل صاحب بہادر صرف روئی کا کام کرتے تھے اور اسی کام کے طفیل انکی عزت و توقیر یہاں تک بڑھی کہ وہ انگلستان کے امرا کے برابر جگہ لینے لگ گئے۔ ہاں نوکری بھی ایک پیشہ ہے اگر کسی قدر کے ساتھ ملا جاوے مگر پھر بھی غور کرنے سے انکا جو بہت ہماری نظر آتا ہے نوکر کا وقت اسکا آرام اسکی آزادگی کسطرح اپنی نہیں رہتی اور بعض موقعوں پر مالک کی گھر کی دھمکی کھانا اور خفیف خفیف باتوں کے لئے معتوب ہونا عزت مندآدمی کو بجز حالت مجبوری کسطرح گوارا نہیں ہو سکتی اور پھر ان مصیبتوں پر بھی اگر تنخواہ کافی نہ ملے تو حیف ہے ایسی نوکری پر۔ اصل بات یہہ ہے کہ جب الآباج ملک آنکھ آنکھیں بند کئے پڑا ہے اور آنے والی آفتوں کو آگے سے ہی نہیں دیکھ سکتا اور اگر دیکھتا ہے تو کاہلی اور غفلت کے سبب انکی روک کا انتظام نہیں کرتا پھر بھی گورنمنٹ کی مہربانی کیطرف دیکھو کہ اسنے ہماری ابتر حالت پر رحم کھا کر

ہمکو اس خواب غفلت سے جگانے اور ہوشیار کرنیکے لئے ایک انجمن خاص بنام تعلیم صنعت و حرفت قائم کیا جو مستقبل فرمائی ہے جسکی تجویز سے سر رسالہ اور شیاد کی نمایش ہو گی جو خاص ہماری اپنی حرفت و صنعت سے تیار ہوئی ہیں یہہ نمایش ہمارے لئے نمونہ ایک سبق کے ہوگی جس سے ہمکو ترقی ہنر و فنون کا شوق پیدا ہو اور بیچلینگے ذریعہ سے ترقی معاش اور بہبودی قومی کا دروازہ کھلے اور اب بھی اگر ہماری آنکھیں بند رہیں تو وائے قسمت ❊

گورنمنٹ کا فرض ہمکو صرف اصول تعلیم دینا تھا جسکی امداد سے ہم اپنی ملکی ضروریات کو بخوبی جانچیں اور ان کے بموجب اپنی معاش کے ذریعوں کو زیادہ آسان اور زیادہ مفید بنادیں سو وہ سلسلہ اسکی طرف سے بدستور جاری ہے بلکہ روز بروز ترقی پر ہے مگر افسوس کہ ادھر ہمارے تعلیم یافتہ جوان نوکری تلاش میں خواہ وہ کیسی ہی حقیر کیوں نہ ہو مارے مارے پھرتے ہیں اور اپنی آئندہ بہبودی کا خیال نہیں کرتے ہیں حالانکہ ہمیں نادانی بہت بڑھ گئی ہے اور اسیواسطے ملک پر ناداری غلبہ کئے چلی آتی ہے سو ملک کے ... خواہ مشغول اور باحوصلہ لوگوں کا فرض ہے کہ وہ اپنی درماندہ قوم کی حالت پر رحم کھائیں اسکی بہتری کی تجاویز سوچیں اور جابجا کمیٹیاں بنا کر اسکے حرفت کاریگر قومی مدارس کھولیں انگلستانی استادونکو نہیں اگر بہت خرچ پڑتا ہو تو جرمنی آسٹریا وغیرہ جگہوں سے سستے استاد منگوا دیں اور ہمکو سکھا دیں تاکہ اکتساب فنون کے بعد ہمارے ہاتھ کی بنی ہوئی چیزیں باقاعدہ اور درست نکالا کریں اور ہمارے لوگوں کو غیر ملکوں کی بنی ہوئی اشیا کی چندان احتیاج نہ رہے اور جب بیٹھا ہی جاتی رہی تو گویا ہمارے گھر کا پیسہ گھر میں ہی رہیگا پھر ہم بہت جلد اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جاینگے اور مہذب ملکوں کے ساتھ دلیر ہو کر مساوات کا دم بھرینگے اور اسوقت نوکر کو اچھا حقیر سمجھینگے جیسا کہ اب دستکار کو سمجھتے ہیں اور حرفت کاری کو ایسی قدر کرینگے جیسے اب نوکری کی کرتے ہیں ❊

بقیہ محمدی دین خدا کی طرف سے ہے یا نہیں

پھر قرآن کے موافق معلوم ہوتا ہے کہ خدا ناپاکی کا بانی بھی ہے چنانچہ الجلالین والبیضاوی کہتے ہیں کہ ایک دفعہ محمد صاحب کسی کام کے واسطے اپنے متبنے بیٹے زید کے گھر میں گئے وہاں زید کی جورو زینب کو دیکھا اور زینب کا حسن پسند آیا تو اس کی چاہت پیدا ہوئی لیکن جب زینب اور اس کے بھائی عبد اللہ نے محمد صاحب کی خواہش سے ناراض ہو کر اسے منع کیا تو یہ آیت نازل ہوئی سورہ احزاب ۳۶ آیت وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا یعنے کسی ایماندار مرد اور عورت کا کام نہیں کہ جب اللہ اور اسکا رسول کچھ کام ٹھہراوے کہ انکو اپنے کام کا اختیار رہے اور جو کوئی بے حکم چلا اللہ کے اور رسول کے سو راہ بھولا صریح چوک کر۔ اور اسلئے کہ زید جناب محمد صاحب سے ناراض اور بدگمان نہ ہو فرمایا کہ میں بسبب اسکے لاچار ہوں کہ خود خدا نے مجھے اس شادی میں کہا پارہ سورہ احزاب آیت ۳۷ وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللَّهَ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ فَلَمَّا قَضَى زَيْدٌ مِنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاكَهَا لِكَيْلَا یعنے جب تو کہنے لگا اس شخص کو جس پر اللہ نے احسان کیا اور تو نے احسان کیا رہنے دے اپنے پاس اپنی جورو کو اور ڈر اللہ سے اور تو چھپاتا تھا اپنے دل میں ایک چیز جو اللہ کھولا چاہتا ہے اور تو ڈرتا تھا لوگوں سے اور اللہ سے زیادہ ڈرنا چاہئے تجھ کو۔ پھر جب زید تمام کر چکا اس عورت سے اپنی غرض ہم نے وہ تیرے نکاح میں دی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے پیدایش سے پیشتر لوح محفوظ میں لکھا کہ جناب محمد صاحب زید کی جورو زینب سے شادی کریں۔ زید سنتے ہی راضی تھا لیکن اور لوگ گمان حیرت سے معترض رہے۔ پھر اسلئے کہ ان کا منہہ بھی اعتراض سے بند ہو جاوے یہہ آیت نازل ہوئی سورہ احزاب ۳۸ آیت +

مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللَّهُ لَهُ یعنے نبی پر اس بات میں جو اللہ نے اسکے واسطے ٹھہرا دی مضایقہ نہیں +

پھر زمخشری اور بیضاوی اور جلال الدین وغیرہ کے بیان سے جانا جاتا ہے کہ ایک دن ایسا ہوا کہ محمد صاحب مریم قبطیہ اپنی ایک لونڈی سے ہم بستر ہوئے تب ان کی جوروں میں سے ایک نے اس بات کی خاطر نہیں داشت کی اسپر محمد صاحب نے قسم کھائی کہ میں پھر اس سے ہم بستر نہ ہونگا۔ لیکن باز نہ رہ سکا اور کہا کہ خدا نے یہہ نہیں حکم کیا اور یہہ آیت نازل ہوئی سورہ تحریم ۱ آیت يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ تَبْتَغِي مَرْضَاتَ أَزْوَاجِكَ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ وَاللَّهُ مَوْلَاكُمْ یعنے اے نبی جو اللہ نے تجھ پر حلال کیا تو کیوں اسے حرام کرتا ہے۔ چاہتا ہے تو رضامندی اپنی عورتوں کی اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ٹھہرا دیا اللہ نے تم کو اتار ڈالنا تمہاری قسموں کا اور اللہ تمہارا دوست ہے +

پھر قرآن و حدیث کے رو سے معلوم ہوتا ہے کہ نہ صرف یہہ بلکہ بد و نیک خدا ہی کی طرف سے ہے۔ وہی گمراہ کرتا اور گمراہ کرواتا ہے اور جسکو وہ گمراہ کرتا اسکا کوئی حامی نہیں۔ چنانچہ حدیث میں بھی اس بات کا بہت صاف بیان ہے۔ ابو ہریرہ کہتا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ تحقیق خدا نے زناکاروں کی قسمت میں زنا کرنا لکھ دیا اور ان کو خواہ مخواہ ویسا ہی کرنا پڑتا ہے۔ پھر نبی نے کہا کہ آدم و موسیٰ نے خدا کے حضور میں مباحثہ کیا اور آدم نے موسیٰ کو قایل کیا کہ موسیٰ کہتا تھا تو وہی آدم ہے جس کو خدا نے اپنے ہاتھ کے زور سے پیدا کیا اور تجھ کو اپنی روح میں سے دیا اور فرشتوں سے تجھے سجدہ کروایا اور بہشت میں تجھے رہنے کی جگہہ دی اس کے بعد اپنی چوک سے تو نے آدم زاد زمین پر پھینکے۔ آدم نے کہا تو وہی موسیٰ ہے جس کو خدا نے اپنے نبی ہونے کے لئے چنا اور جس سے اس نے گفتگو کی اور اس نے تجھے بارہ تختے دئے جن میں ہر چیز کا بیورا ہے۔ اور خدا نے تجھ کو اپنا دوست بنایا اور بھیدوں کا پہنچانیوالا۔ بس پیدایش سے کتنی مدت پیشتر وہ کتاب لکھی گئی موسیٰ نے کہا چالیس برس۔ تب آدم نے کہا کیا تو مجھے اس بات کے لئے ملامت کرتا ہے جسے خدا نے میری پیدایش سے چالیس برس پیشتر کتاب میں لکھ دیا +

اب ان باتوں کا خلاصہ یہہ ہے کہ قرآن و حدیث میں خدا قدوس کہلاتا ہے اور یہہ کہ اس قدوس خدا نے بت پرستی مقرر کی۔ لوح محفوظ میں لکھا ہے کہ جناب محمد صاحب اپنے متبنے بیٹے کی جورو سے شادی کریں اور اپنی قسم اتار ڈالیں۔ غرض کہ خدا نیک و بد کا بانی ہے +

اب صفت قدوسی کو چھوڑ کر ہم سوال کرتے ہیں کہ قرآن و حدیث کے رو سے خدا عادل ہے یا نہیں +

قرآن و حدیث میں بار بار لکھا ہے کہ خدا عادل ہے اور عدالت کے دن لوگوں کا حساب بانصاف ہوگا کہ ایک بال کا بھی فرق نہ رہیگا۔ اسلئے نیک جزا اور گنہگار سزا پاوینگے۔ باقی آیندہ

منقولات

الجزایر کے مسلمان

اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ میں افریقہ کے مسلمانوں اور فرانسیسیوں کے باہمی ارتباط کے بیان میں لکھا ہے کہ فرانسیسی لوگ بڑی دلجمعی کے ساتھ جو اُس قوم کا خاصہ ہے افریقہ کے مسلمانوں کے ساتھ اپنے دوستانہ برتاؤ کا مقابلہ اُس باہمی کشیدگی کے ساتھ جو ہندوستان کے مسلمانوں اور انگریزوں کے میل جول میں سدراہ ہے کیا کرتے ہیں۔ اس میں کلام نہیں ہے کہ الجزایر کے مسلمان عیسائیوں کے ساتھ ایک رکابی میں کھانا کھانے سے پرہیز نہیں کرتے ہیں اور نہ ان کی قومیت کا لحاظ کرتے ہیں اور باعتبار سوشل حالات کے اُن کو اپنا ہمسر اور باعتبار علم و عقل کے اُن کو اپنے سے افضل سمجھتے ہیں۔ مسٹر ڈوشس ڈرزن صاحب نے مقام مستاغنم میں ایک فرانسیسی مدرسہ کا معائنہ کیا جہاں فرانسیسیوں اور عربوں کے چھوٹے چھوٹے لڑکے پاس پاس بیٹھے تھے اور ایک ہی استاد سے ایک ہی سبق پڑھ رہے تھے۔ وہاں حاضری خوشی پر موقوف تھی یعنے کسی لڑکے کے حاضر ہونے میں جبر نہ تھا اور صرف دنیوی تعلیم دیجاتی تھی۔ جو لڑکے کہ تین برس کی عمر کے تھے یا تین برس سے کچھ زیادہ تھے وہ ایک سیہ تختی پر الف بے کے حروف کو تیار رہے تھے جن لڑکوں کی عمر قریب سات برس کے تھی انہوں نے کسی قدر زیادہ لیاقت حاصل کرلی تھی۔ ایک عرب کے لڑکے نے جو نہایت ہوشیار معلوم ہوتا تھا اور جس کی عمر قریب دس برس کے تھی آگے بڑھ کے ایک فرانسیسی کتاب کی عبارت کو جیسی صحت اور روانی کے ساتھ پڑھا جس کی برابر کوئی کسی انگریزی اسکول کا لڑکا مشکل سے کرسکتا۔ اس کے بعد ایک فرانسیسی لڑکے نے عربی زبان میں ایک قصہ بیان کیا جسکی بابت مجھکو یہ بات کے کہنے سے شرم آتی ہے کہ ہمکو ویسے برابر بھی سمجھ نہتی اور جب تک کہ اُسنے لڑکا ترجمہ فرانسیسی زبان میں نہ کیا ہم کو نہ سمجھے۔ انہی ابتدائی عمر سے دونوں زبانوں کے بولنے کی عادت ڈالکر اور کھیلوں میں ایک دوسرے کے ساتھ شریک ہوکر فرانسیسی اور عرب بطور ہم وطنوں کے پرورش پاتے ہیں اور رنگوں کے اختلاف کا خیال بھی اُن کے دل میں نہیں گذرتا ہے۔ وہ ایک دوسرے سے خوب واقف ہوتے ہیں ایک ہی قسم کے خیالات اخذ کرتے ہیں اور ایک ہی قسم کے محاورات میں اپنے خیالات کو ظاہر کرتے ہیں۔ یہہ لوگ ایسے بیہودہ خود بین اور خود غرض نہیں ہیں کہ اسبات کی جستجو کریں کہ فرانسیسی زبان سیکھکر اپنے آپکو اپنے والدین کی ذلیل حالت سے برتر کریں اور اعلیان ملک کے برابر درجہ حاصل کریں۔ سب فرقے دونوں زبانوں کے سیکھنے کی یکساں خواہش کرتے ہیں اور یہہ بھی کوئی چھوٹی بات نہیں ہے کہ فرانسیسیوں کی اولوالعزم جماعت عربی زبان سے اسی قدر واقف ہے جس طرح کہ عرب لوگ فرانسیسی زبان سے۔ مستاغنم کے جیلخانہ میں مسٹر ڈرزن صاحب نے ایک پست قد خندہ پیشانی عرب کے لڑکے کو دیکھا جو ہر جیلر اور ہر شخص سے خوش معلوم ہوتا تھا۔ اُسنے صاحب موصوف کو فرانسیسی زبان میں سلام کیا صاحب موصوف نے گمان کیا کہ وہ کسی خفیف جرم میں یہاں آیا ہوگا اور اُس سے پوچھا کہ کس جرم میں تم ماخوذ ہوئے ہو۔ اُس نے استقلال اور طمانیت سے جواب دیا کہ میں نے اپنی بہن کو مار ڈالا تھا جب اُس سے یہہ پوچھا گیا کہ ایسا کام تم نے کیوں کیا تھا تو اُس نے کہا کہ اسکی مجھکو خبر نہیں۔ اس سے زیادہ خوبی کے ساتھ کوئی یورپین کا رنسپیو لاجواب جواب نہ دیسکتا۔ ان دونوں قوموں کے باہمی اختلاط کی ترجیح اسطرح پر باسانی ہوسکتی ہے کہ وہاں ہندوستانی عنصر معدوم ہے۔ قومیت اور ذات کے تعصبات اور تفرقہ کا وہاں دخل نہیں ہے۔ عرب اور فرانسیسی عیسائی اور مسلمان اگرچہ اختلاف بھی رکھتے ہیں تو نہایت آشتی آمیز اختلاف رکھتے ہیں اور ایسے حق و بطلان پر اصرار نہیں کرتے ہیں جو غیر متبدل اور بری من الخطا ہو۔ قوم قبایل اپنی عورتوں کو بھی پردہ میں نہیں رکھتے ہیں لیکن یہہ خلاف قیاس نہیں ہے کہ شمال اور پہاڑی قوموں کے یہہ لوگ کسی ایسی قوم کی نسل میں ہوں جو میدانوں میں آباد ہونے والوں سے پیشتر گذری ہو اور مسلمان حملہ آور انکو پورا پورا مطیع کبھی نہیں کرسکے تھے۔ فرانس کی زبردست حکومت میں بھی یہہ لوگ بالکل مطیع نہیں ہیں * از علیگڈہ گزٹ

مراسلات

رات کے خیالات

(اور یہہ کہ اجرام فلکیہ خدا کا جلال ظاہر کرتے ہیں)

ہر ایک عاقل اور قابل شخص یہہ جانتا ہے کہ کل موجودات میں ہر چیز (خواہ وہ قسم حیوانی سے تعلق کلی رکھتی ہو خواہ قسم نباتاتی سے خواہ کانی سے خواہ اُس خالق کی صنعت کے کسی حصہ سے تعلق رکھتی ہو) اسکی اوّل ہستی کی یہی غرض ہے کہ وہ اُس ذوالجلال کے جلال کو ظاہر کرے۔ آؤ ہم ان خیالات کی طرف جو بوقت شب کسی ہوشمند اور عقیل صاحب کے دل میں اپنا ظہور دیتی



واطمئنی پیدا کر سکتے ہیں ذرہ سوچیں اور سمجھیں کہ وہ خیالات کس سبب وسایل سے ایسے دل میں پہنچ کر ان نعمتوں کو وہ حقیقی کو جو بطور سایہ اُس ابدی جلال و جمال کے ہیں ظاہر و روشن کر سکتے ہیں۔ ذرہ غور کیجئے کہ جس وقت ہم انکو اپنے انبساط و نشاط و فرحت پر دیکھتے ہیں اور جب ہماری نظر اس زمین و خاک کی جانب رجوع ہوتی ہے بلکہ ہماری نگاہ اوپر یعنی آسمان کی طرف جس میں تمام اجرام فلکیہ بطور جڑاؤ کے نظر پڑتے ہیں تو اُسوقت ہمارے دل میں یگانہ رہا ہے کیا صرف یہی کہ ان چیزوں کی خوبی اور خوبصورتی ہماری نظر کو خوش کرتی ہے نہیں بلکہ جو عقلمند آدمی ہوگا اُس کا دل ایسا خوش و غمگین بھی ہوگا کہ جسکا ذکر کرنے سے انسان مجبور ہے +

اول ایسا شخص بیشمار ستاروں اور سیاروں کی طرف دیکھکر خدا تعالیٰ کی کاریگری اور قدرت اور پاکیزگی کا قایل ہوگا۔ وہ ہزارہا چھوٹے چھوٹے ستارونکو چمکتے دیکھتا ہے جو اپنی اپنی مقرر جگہہ پر سے اپنا کام کرتے ہیں اور ہم خاکی پستی پسند نالایق گنہگاروں کو اپنی زبان حال سے تعلیم دیتے ہیں اور شرمندگی بے حیائی اور فرو ہنگی کا پردہ ہمارے لعنتی اور مرجھائے ہوئے چہرے پر لٹکاتے ہیں وہ یہہ ظاہر کرتے ہیں کہ اے نالایق نافرمانبردار اور باغی انسان کی اولاد ہماری ہی طرف نظر اپنی اُٹھا اور ہمارے نور کو دیکھ جو اُس صانع ازلی کی صنعت اور قدرت کے مظہر ہیں اور ہم سے کچھ تو نصیحت پکڑ اور اپنی اصلی اور جلالی حالت کو دیکھکر اے بیخبر غور کر کہ تیری اصلی حالت کیسی جلالی اور پاکیزہ تھی جبکہ ہم اب خدا کے بیٹے اور تیرے خالق کے محکوم ہو کر نورانی ستارے کہلاتے ہیں۔ پھر برعکس اسکے وسے خوشنما ہیں انسان کی طرف نگاہ کرنے سے کیونکہ ہر چند اُنکی اور دیگر موجودات کی ہستی انسان یا شیطان کے لئے اتنی نصیحت کے باعث ہیں تو بھی انسان کی سمجھ اور عقل ایسی کوتاہ اور کند ہوگئی ہے کہ گو یا وہ ان چیزونکو دیکھتا ہی نہیں حقیقت میں وہ روحانی باتوں میں پاگل ہو گیئے انکی نسبت روا سمجھ ہے جبکہ عقلمند آدمی کی عقل میں یہہ خیال اُنکے وقت آتے ہیں تو نہایت ہی اضطرابی اور پریشانی میں ہو کر اپنی خاکساری اور عجز کو بمقابل ذوالجلال کے دیکھکر نہایت ہی افسوس میں ہو کر اپنی حالت کے درست کرنے میں مشغول ہوتا ہے +

پھر تھوڑی دیر کے بعد مہتاب اپنا سر اُفق سے نکالکر ایسے شخص کی حالت پر اور بھی بیقراری اور نالہ زاری پیدا کرتا ہے وہ اپنی چمک اور دمک کو ظاہر کر کے ایسے آدمی سے کہتا ہے کہ جناب آپ ان ذروں کی روشنی سے حیران اور پریشان ہو کر اس حالت تک پہنچے کہ اپنی دنیا اور اپنی ہستی انکو بمنزلہ عدم دکھلائی دیتی ہیں لیکن اگر آپ ذرہ ہم پر جو شب کے وقت اس خاکی دُنیا کے حاکم اور روشنگر ہیں خیال کرو تو آپکے حواس باختہ ہو جاوینگے تسپر بھی وہ یہہ کہکر اپنی خاکساری کو اسطرح ظاہر کرتا ہے کہ خیر آپ اسوقت مجھ سے کچھ روشنی اور خوشی حاصل کر سکتے ہو لیکن میرے میں ہونے اندھیرے کے اور کچھ نہیں ہے کیونکہ میں غریب اور عاجز بھی آفتاب سے روشن ہوں جو اپنے مالک کے حکم سے مجھکو اسوقت روشن کرتا ہے لیکن اگر اب اسوقت اسکا ظہور ہو جائے تو میں بیچارہ پھر اُسکی روشنی سے مغلوب ہو جاؤنگا اور یہہ آفتاب بھی اپنے خالق سے جو آفتاب صداقت کہلاتا ہے روشن ہے لیکن پھر وہ انسان سے مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ مجھکو بڑا افسوس ہے کہ آپکا کل جاہ اپنے سبب گناہ کے دیا گیا اور اب آپ لوگ نہایت سرکش اور باغی اور جلاوطن گنے جاتے ہو لیکن ہمارا یہہ حال تمہاری فرمانبرداری کے سبب ہے +

پھر تھوڑی دیر کے بعد وہ اپنا دورہ پورا کر کے بجانب مغرب غروب ہونے کے وقت انسان سے رخصت لیکر اور اپنے خالق سے ایسے کمبخت گنہگاروں کے لئے دعا کر کے غروب ہو جاتے ہیں اب تھوڑی دیر تک انسان بڑے غور و فکر و اندیشوں میں اکیلا رہا اور ان فکروں میں ہی غرق تھا کہ اُسکے دہنے طرف سے گانیکی بڑی عجیب اور دلچسپ آواز آتی ہے پھر بائیں طرف سے ایک اور ہی آواز راگ اور گانے کی آئی اسی طرح آہستہ آہستہ انسان بیچ میں خاموش اور حیران کھڑا رہا اور اُسکی چاروں طرف طرح طرح کے گانیکی آوازیں شروع ہوئیں گویا کہ اُسکو چار جانب سے گھیر کر ملامت کرنے لگیں اور کہنے لگیں کہ اے بدبخت کس سوچ و فکر میں کھڑا ہے تجھ پر افسوس و زاری واجب و لایق ہے کہ باوجودیکہ ہمارے خالق اور پروردگار نے تجھکو ہم پر فوقیت دی اور تجھکو اشرف المخلوقات قرار دیکر طرح طرح کی صفات و کمالات سے آراستہ کیا لیکن تسپر بھی تو ہم حیوان مطلق سے بدبخت نکلا اور ہم سے بھی پست ہوا۔ یہہ تمام باتیں اب اُن کے دل کو چھید کر تاثیر کرتی تھیں کہ انسان نے سرد آہ نکالکر اپنا سر اوپر کیا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک اور ستارہ اُسپر افسوس کر رہا ہے اور اُسکے بُرے حال پر ہمدردی کر رہا ہے تب انسان نے جھک کر بڑی تمکین سے اُسکا اسم شریف پوچھا اُنہوں نے اپنی زبان حال سے جواب دیا کہ جناب مجھکو صبح کا نورانی ستارہ کہتے ہیں اور چونکہ یہہ ستارہ سب سے پچھلا ہے جو رات کے آخر حصہ

میں ظاہر ہوتا ہے جسکی طرف انسان نے بڑے غور سے دیکھا اور خیال کیا کہ شاید یہی مجھکو نجات کی راہ بتلاویگا تب ستارہ نے اُس کے خیال کو معلوم کر کے کہا کہ ایک نجات دہندہ اُسکی خاکی دُنیا پر آسمان کی بلندی سے اُترا اور اُسکو بھی صبح کا نورانی ستارہ کہتے ہیں وہ تمہارا نجات دہندہ ہے۔ سو ایک ستارہ نے انسان کو نجات کا راستہ دکھلایا ✦ راقم ایک مسافر

اخبارات تاربرقی

مدراس ۔ ۱۸ اگست ۔ کل کلکتہ میں یہہ افواہ تھی کہ ہم سب وہ صاحبان انگریز جو پہاڑوں پر تشریف لیجاتے تھے آئندہ تین سال تک جناب سکرٹری آف سٹیٹ ہند نے ممانعت کر دی ہے وجہ یہہ کہ اُنہیں صرفہ بہت پڑتا ہے ✦

بمبئی ۱۶ اگست ۔ کل کی ولایت کی ڈاک میں ایک خاص پیغام تاربرقی بنام اخبار ٹائمس آف انڈیا مورخہ ۲۲ جولائی موصول ہوا ہے اُس میں لکھا ہے کہ مسٹر فاسٹ کی ترمیم نسبت مصارف جنگ افغانستان پر بڑے زور کے ساتھ مباحثہ ہوا منجملہ متکلمین کے مسٹر گلیڈسٹون صاحب و مسٹر گوشن صاحب و مسٹر جالماز صاحب و سر جارج کیمبل صاحب ۔ مسٹر گرانٹ ڈف صاحب و سر جارج بلفور صاحب و سر جان لبک صاحب و مسٹر سٹنگ صاحب تھے اِس سے اکثر صاحبان نے مسودہ قانون کو خلاف انصاف و خلاف عقل تصور کیا اور کہا کہ چونکہ جنگ مذکور صرف مبنی بر اغراض قیصری تھا نہ صرف مبنی بر اغراض ہند لہذا ہندوستان کی رعایا پر کل بوجھ خرچ جنگ نہیں ڈالا جانا چاہئے ✦

سنّہ معتبر بیان کیا گیا ہے کہ قیصرہ یوجینی نے ایک خط جناب ملکہ معظمہ کو بہت زور کے ساتھ لکھا ہے کہ لفٹنٹ کیری صاحب پر کوئی سزا عاید نہ کیجائے ✦

لنڈن ۱۷ اگست ۔ کل شب دیوان عام میں مسٹر شانونڈ نارتھکوٹ صاحب نے تائید نوبار پاشا و مسٹر ریورز ولسن صاحب کے ایک تقریر کی اور فرمایا کہ سرکار برطانیہ نے مصر میں صرف اس جہت سے دست اندازی کی تھی کہ بد انتظامی نہ ہونے پاوے اور ایسا کرنے میں ضمناً قرضخواہوں کی مدد کی ہے صاحب موصوف نے گورنمنٹ کی نسبت اس الزام کی تردید کی کہ اُسنے مصر میں ترکوں کی حکومت زندہ کرنے میں مدد دی ہے اور اسباب میں سرکاری طور پر باب عالی سے کبھی خط و کتابت نہیں کی ۔ سلطان کو اپنے ایک ایسے ماتحت کو معزول کرنیکا پورا استحقاق حاصل تھا جو کہ صوبہ ماتحت کو تباہ کر رہا تھا ✦

جمعرات آئندہ کو پارلیمنٹ بند ہو جائیگی ✦

شملہ ۱۸ اگست ۔ ہفتہ حال کی ڈاک میں جناب سکرٹری آف سٹیٹ ہند کا ایک مراسلہ موصول ہوا ہے جسمیں تجاویز مالیہ پر ریو کیا ہے صاحب موصوف نے تجاویز گورنمنٹ کو منجملہ موقوفی محصول پارچات سوتی و محصول اندرونی قند و نیز تبدیلات محصولات نمک کے تحسین تصور فرماتے ہیں ✦

شملہ ۱۲ اگست ۔ جناب سکرٹری آف سٹیٹ ہند نے اُن قواعد مرتبہ گورنمنٹ ہند کو منظور فرمایا ہے جو ہندوستانیوں کو ایسے عہدوں پر مقرر کرنے کے متعلق ہیں جنپر معمولی طور پر سول عہدہ داران معاہدہ مقرر ہوتے ہیں ۔ دیسی عہدہ داروں کی تنخواہیں انگریز ملازمان سول کی تنخواہوں کے دو ثلث سے متجاوز نہ ہونگی ۔ سول سروس (یعنے ملازمت ملکی) میں جسقدر نئے ملازم ہر سال بھرتی ہوا کرینگے اُنکا ایک ساتواں حصہ ہندوستانی ہو سکتے ہیں۔ اِن قواعد کے بموجب ملازمت ملکی میں ابتدائی طور پر مقرر ہونے کے واسطے لوکل گورنمنٹیں اشخاص مناسب کو نامزد کرینگی ✦

شملہ ۱۷ اگست ۔ کابل سے ۱۱ اگست کی یہہ خبر آئی ہے کہ تین رجمنٹیں زیر حکم برگیڈیر زبردست خان غلزئی ۱۰ اگست کو غزنی کو روانہ ہوئیں ۔ ۱۱ اگست کو امیر صاحب نے بمقام دیہہ مزنگ اُنکا معائنہ فرمایا ۔ جو رجمنٹیں پچھلے دنوں ہرات سے آئی ہیں اُنمیں سے بعض کا امیر صاحب نے معائنہ فرمایا اور کسی قدر تنخواہ تقسیم کرائی ✦

قندھار سے ۱۷ اگست کو یہہ خبر آئی ہے کہ شہر اور اطراف شہر میں بہمہ وجوہ امن ہے اس تاریخ کی شام کو شہر سردار شیر علیخان کے حوالہ کر دیا گیا ۔ بجائے انتظام پولیس و حفظ صحت میں کچھ تغیر و تبدل نہیں ہوا اور شہر کے دروازہ پر بھی ہماری ہی فوج کے سپاہی تعینات ہیں لیکن جدید رسوم چنگی اور محصولات جو سنے موقوف کر دئے تھے وہ فی الفور مکرر عاید کر دئے گئے ہیں ۔ اسی وجہ سے جفت فروشوں اور کلاہ فروشوں نے دوکانیں بند کر دی ہیں ✦

سردار محمد یوسف خان جو گورنر پشت رود و زمینداور مقرر ہوئے ہیں ۱۶ اگست کو قندھار میں پہنچے اور ۱۸ کو گرشک کو روانہ ہونے والے تھے ✦

ماہ گذشتہ کی نسبت اب ہوا میں خنکی ہے ہیضہ شہر میں بہت کم ہو گیا ہے ۔ اس ہفتہ قلعہ اور چھاونی میں واردات کم ہوئی ہیں اور دو تین روز سے تو کوئی تازہ واردات وقوع میں نہیں آئی ۔ ۱۸ اگست کو شندانی تک ساتھ سلسلہ تاربرقی پھر جاری ہو گیا ✦

شملہ ۱۴ اگست۔ نواب سر غلام حسین خان صاحب کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ حال مقیم قندھار نے چند روز کیواسطے کابل جانا منظور فرمایا ہے تاکہ سر لوئیس کیوگناری صاحب کو انعام فی البعض پولیٹیکل میں مدد دیں + معاہدہ منعقدہ ۶ دسمبر سنہ گزشتہ فیمابین سرکار برطانیہ و سرکار پرتگال درباره مقبوضات سرکار تحت الذکر واقع ہندوستان کا ۷ ماہ حال کو مصدق ہوگیا +

شملہ ۱۵ اگست۔ سر لوئیس کیوگناری صاحب براہ علی خیل ۱۷ اگست کو تار دیتے ہیں کہ جو جنٹین چند روز ہوئے ہرات سے واپس آئی ہیں اُن میں شدت کے ساتھ ہیضہ نمودار ہوا ہے۔ بہت سے سپاہی تو بدحواس ہو کر بھاگ گئے باقیوں کو رخصت مل گئی ہے کہ اپنے اپنے گھروں کو واپس چلے جاویں شہر کے لوگوں میں خیریت ہے +

لنڈن۔ ۱۳ اگست۔ ایک عام افواہ یہہ ہو رہی ہے کہ گورنمنٹ انڈرا سی صاحب عہدہ وزارت امور خارجہ سلطنت آسٹریا کو چھوڑ کر گوشہ نشینی اختیار کرینگے اور بیرن ہائمین صاحب حال وزیر مالیہ انکی جگہہ مقرر ہونگے +

مدراس۔ ۱۸ اگست۔ عساکر نظام سید حیدر آباد انسداد بغاوت رمپا میں گورنمنٹ کی مدد کرینگے +

وانکورنٹ کلیبو رصاحب سابق متعلق توپخانہ شاہی و حال گورنمنٹ ایجنٹ گوداوری اپنے سرکاری منصب کی حیثیت سے عساکر متذکرہ صدر کے ساتھ جاینگے +

لنڈن۔ ۱۴ اگست۔ اخبار ڈیلی نیوز میں سینٹ پیٹرزبرگ سے ایک پیغام تار برقی اس مضمون کا مشتہر ہوا ہے کہ رکان لوگ مرو اور صحرائے شمالی کیطرف واپس ہو رہے ہیں اور انہوں نے کئی ہزار بھیڑیں غلہ کے عوض خیوا کو بھیجی ہیں +

سینٹ پیٹرزبرگ ۱۳ اگست۔ تین سو دو آدمی ان گورنمنٹ کی مخالفت کے الزام میں گرفتار ہوئے ہیں۔ مردمان زیر نگرانی کی تعداد ہر روز بڑھتی جاتی ہے۔ کئی عہدہ داران پولیس بجرم غفلت سزایاب ہوئے ہیں +

لنڈن۔ ۱۵ اگست۔ کیپ ٹون کی ۲۹ جولائی کی خبر سے واضح ہوتا ہے کہ دو انگریزی فوجیں ایک زیر حکم کرنل کارک صاحب اور دوسرے زیر حکم کرنل رسل صاحب ہوگنگ آگے بڑھنے اور ۶ اگست کو سیکنی یونم میں قیام کرنے والی تھیں +

سیٹی والو نے پوچھا ہے کہ اگر میں ہتھیار ڈالدوں تو انگلش میری جان بخشی جائیگی یا نہیں اور جواب دیا گیا ہے کہ ہو جائیگی +

کل شب آنریبل ای ستان ہوپ صاحب نے دیوان عام میں بیان کیا کہ انگلستان اور ملیعقوبخان تعلقات اطمینان بخش کر ترقی دینے میں جہانتک ہو سکتا ہے کوشش کر رہے ہیں +

قسطنطنیہ ۱۲ اگست۔ سواس پاشا اور علی سعید پاشا مسئلہ سرحد یونان میں کمشنر مقرر ہوئے ہیں +

ڈلہوزی۔ ۱۵ اگست۔ چونکہ رینجر صاحب کے تبدیل ہو جانیکا اندیشہ تھا اسلئے یہاں کے لوگوں نے ایک عرضداشت اس مضمون کی جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کی خدمت میں بھیجی ہے کہ موسم گرما کے آخر تک صاحب موصوف کی مدت قیام میں وسعت دیجائے۔ اس عرضداشت پر سب صاحبان نے دستخط کر دیئے ہیں +

قندھار ۱۰ اگست۔ کل حاکم گرشک مقام کوکران کے ملاحظہ کے واسطے تشریف لیگئے۔ اور وہاں پر جسقدر بہادر تھی توپخانہ اور سپاہیوں کا معائنہ کیا تو حاکم موصوف نے اپنی خوشنودی ظاہر کی +

۹ اگست سے تاحال یورپین لوگوں میں سے کوئی ہیضہ میں مبتلا نہیں ہوا اور آج تک کوئی یورپین بیمار ہو کر نہ گیا واپس۔ آج کنپ کا شفاخانہ بند کیا گیا کل کے روز جنگی سامان کے پہونچانیوالے سپاہی ہندوستان کی طرف روانہ ہوئے۔ اب یہاں پر صحت کلی ہے اور کسی قسم کی بیماری نہیں ہے +

شملہ ۱۶ اگست۔ آج کے گزٹ آف انڈیا میں سکرٹری آف سٹیٹ کا مراسلہ درباب آمدنی و اخراجات ہند جسمیں صاحب موصوف نے تخمینہ کے ساتھ ذکر کیا ہے شایع ہوا جس سے معلوم ہوا کہ صاحب ممدوح اسباب کو منظور کرتے ہیں کہ گورنمنٹ ہند حفظ میں سے روپیہ انہی کارروائی کے لئے سے اور کچھ عرصہ بعد روپیہ خزانہ کو واپس کر دے۔ اور صاحب موصوف نے یہہ بھی بیان کیا ہے کہ جنگ افغانستان کی بابت ۵ لاکھ کروڑ روپیہ صرف ہوا ہے + اُس مراسلہ میں یہہ بھی لکھا ہے کہ جو روپیہ ہندوستان سے انگلنڈ میں گیا ہے بباعث کمی نرخ چاندی کے اُس میں ساڑھے تین کروڑ روپیہ کا نقصان ہوا اور دو سال گذشتہ میں باعث مذکور سے ساڑھے دس کروڑ روپیہ کا نقصان عاید ہوا۔ اور اس مراسلہ میں لکھا ہے کہ آئندہ کو گورنر جنرل کی تجویز کی نامنظوری کا باعث ظاہر کیا جائیگا +

توپخانہ بنگال کی تجویز بھی شایع ہوئی ہے +

شملہ ۱۶ اگست۔ جو خبر کابل سے ۱۴ اگست کو آئی اُس سے معلوم ہوا کہ بادشاہ خان غلزئی لشکر گردیز کی سڑک کے محافظ مقرر ہوئے ہیں +

علی خیل ۱۷ اگست۔ کل رات کو چند آدمیوں نے کنپ کی طرف بندوقیں چلائیں اور یہہ آدمی

باہر کے معلوم ہوتے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ان آدمیوں نے یہ حرکت اسواسطے کی ہے کہ ان کے گاؤں کی تلاشی لئے ہوئی تھی کہ شاید کچھ مال چوری کا برآمد ہو اور اس جرم پر چند دیہات کے ہتھیار لئے گئے ہیں اور کہا گیا ہے کہ اگر تمہارا چال چلن درست ہوگا تو پھر ملینگے ورنہ خیر ✦

قندھار ۱۰ اگست۔ دس روز گذشتہ کے اندر کوئی واردات ہیضہ کی یورپین لوگوں میں نہیں ہوئی ہے۔ جمعہ کے روز ایک غازی نے کابلی دروازے پر ایک سپاہی پر حملہ کیا۔ اُسیوقت دوسرے سپاہی نے ایک سنگین سے غازی کو مار ڈالا اور اُسکی لاش کو جلا دیا گیا ✦

سنیچر کے روز قندھار میں حاکم قندھار کی مشورات عمل ہوگئیں۔ ہوا سرد ہونے لگی اور رات کیوقت خنکی ہوتی ہے۔ یہاں کے انجنیروں نے اپنا کام بند کر دیا ہے اور حساب و کتاب بھی درست کر لیا ہے۔ اور توپ خانہ کے بریگیڈ نمبر ۳ کی باٹری ڈی کو ہمراہ لیکر چمن کیطرف روانہ ہوگئے ہیں۔ آج صبح کو ڈسٹرکٹ سرجن (گھوڑوں کے ڈاکٹر) بلاین ٹفرڈ صاحب اور توپ خانہ کے بریگیڈ نمبر ۳ کی باٹری ڈی کے دو سپاہی مقام گتائی میں فوت ہوگئے ہیں ✦

بمبئی ۱۰ اگست۔ ہائی کورٹ بمبئی نے اسبات کو منظور کر لیا ہے کہ زمین کیسو جی بنا حاضر ضامن دیں چنانچہ وہ شخص اہل ہنود نے تین لاکھ بیس ہزار روپیہ کی حاضر ضامنی لکھدی ہے۔ یہاں پر کل تمام گرجاؤں میں جنگ افغانستان و زولو کے غریب شدہ سپاہیوں کی بیواؤں اور یتیموں کے لئے چندہ جمع ہوا ہے ✦

جزایر انڈمان ۔ دکو بار کے نظم و نسق کی رپورٹ بابت ۱۸۷۸-۷۹ء مسودہ لیفٹننٹ گورنمنٹ ہند کے جواب میں صادر ہوا جناب صاحب سکریٹری آف سٹیٹ کے حضور میں ارسال کی گئی ہے رپورٹ مذکور میں اس امر کی نسبت بڑی گفتگو کی گئی ہے کہ مرد قیدیوں کے درمیان کثرت سے اموات وقوع میں آئی ہیں یعنے چار برس کے عرصہ میں تعداد اموات کی نوبت فیصدی ۵ء۱۵ سے ۲۲ء۵ تک پہونچ گئی ہے اور یہ دریافت ہوا ہے کہ شبہ اموات زیادہ تر اُن اسباب کی وجہ سے ظہور میں آئیں جنکا دفع ہونا ممکن تھا عورت قیدیوں کے درمیان اموات کی شرح صرف ۱۰ء۱ فیصدی ہے۔ جناب صاحب سکریٹری آف سٹیٹ نے اسباب میں گورنمنٹ ہند کے اعتراضات سے اتفاق رائے کیا ہے اور جناب ممدوح فرماتے ہیں کہ صاحب سپرنٹنڈنٹ جزایر مذکور کے دل پر یہہ بات نقش کر دی جاوے کہ جہانتک قواعد کی رعایت ممکن ہو اُس کو قایم رکھکر حکام آبادی اور ڈاکٹر صاحبان قیدیوں کی حفظ صحت کے واسطے ہر ایک قسم کی کوشش عمل میں لاویں ✦

لودیانہ

۱۳ تاریخ کو یہاں دو بجے سے کچھ کچھ ترشح کے بعد قریب چار بجے کے بارش شروع ہوائی ✦

اشتہار

ایک ہیڈ ماسٹر کی ضرورت

سیالکوٹ امریکن مشن سکول میں ایک ہیڈ ماسٹر کی جگہ خالی ہے درجہ صاحب جنٹین حقیقتاً ہیں جسکے لئے جی تجھے تو چاہئے کہ اپنی درخواست جناب پادری جے۔ ایس۔ بارنس

کی خدمت میں ارسال کرے اس میں اول شرط یہہ ہے۔ کہ مسیحی ہو۔ دوم کہ انگریزی اور ریاضی میں خاطر خواہ درک رکھتا ہو۔ سوم کہ محکمہ تعلیم میں تجربہ و تعلیم کا حاصل کیا ہو۔ شرائط مذکور کی اسناد ہمراہ درخواست کے ارسال کیجاویں۔ اگر مسو کیانٹ شامل کا باشندہ ہو تو بہت بہتر ہوگا۔ تنخواہ ماہواری ۔۔۔ روپیہ ہوگی ✦ دستخط پادری جے ایس بارنس

امرتسر کم اگست ۱۸۷۹ع

اشتہار

دوائے مجرب دافع بخار

اطلاع عوام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ سنیکونیا جو بیماری بخار کے لئے نہایت مجرب اور عمدہ ہے خاص شہر لودیانہ اور بڑے بڑے قصبات ضلع لودیانہ کے ہر ایک پنساری کلاں کی دوکان پر برائے فروخت رکھا گیا ہے قیمت اسکی فی پڑی ایک پیسہ ڈبل مقرر کی گئی ہے اور ترکیب استعمال بھی پنساریوں کے پاس چھپی ہوئی ہے جو چاہے اُن سے دریافت کرے اور دوائے مذکور خرید لے ✦

دستخط

ٹی۔ ای۔ دکنیلیا وڈ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر لودیانہ

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری کیلاسو صاحب کے اہتمام سے چھپا